INDIAN STREAMS RESEARCH JOURNAL
ISSN NO : 2230-7850
IMPACT FACTOR : 5.1651 (UIF)
VOLUME - 15 | ISSUE - 9 | OCTOBER – 2025

قیصرالجعفری کی غزلیہ شاعری

(ایک تجزیاتی مطالعہ)

محمد سہیل منظور احمد فقیر
اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اُردو
چھترپتی شواجی کالج اودگیر

اُردو ادب میں صنفِ غزل ایک نہایت اہم اور مقبول صنفِ سخن ہے۔جس کے ذریعے شاعر اپنے جذبات واحساسات اور داخلی کیفیات کو نہایت دلنشیں انداز میں پیش کرتا ہے۔غزل کی یہی دلکشی اسے ہر دور میں منفرد مقام عطا کرتی ہے اور زندہ و موثر بنائے رکھتی ہے۔جدید اُردو شاعری میں جن شعرا نے غزل کو نئی جہتیں عطا کیں، ان میں قیصرالجعفری کا نام نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔

قیصرالجعفری کا اصل نام سید زبیر احمد جعفری تھا۔اُردو غزل کی تاریخ میں آپ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہیں۔ قیصرالجعفری کا شمار ان شعرا میں ہوتا ہے جنھوں نے روایت اور جدّت کے حسین امتزاج کے ساتھ اپنی ایک الگ فنی شناخت قائم کئی ہے۔ان کی شاعری میں ایک طرف کلاسیکی غزل کی لطافت اور سادگی ہے تو دوسری طرف جدید دور کے مسائل اور احساسات کی بھرپور عکاسی بھی نظر آتی ہے۔انھوں نے اپنے عہد کی سماجی، معاشرتی اور نفسیاتی مسائل کو بڑی ہی خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔ان کے شعری مجموعے ''رنگِ حنا''، ''نبوت کے چراغ''، ''سنگِ آشنا''، ''دشتِ بے تمنا''، ''چراغِ حرا''، ''مولسری کے پھول''، ''پتھر ہوا میں پھینکے (ہندی میں)اور ''اگر دریا ملا ہوتا''۔منظرِ عام پر آکر خوب داد و تحسین حاصل کر چکے ہیں اور اردو شاعری کی روایت کو تقویت عطا کرتے ہیں۔

قیصرالجعفری فاونڈیشن کے زیرِ اہتمام جانب عرفان جعفری نے 'کلیات قیصرالجعفری' کو شائع کیا۔ جو قیصرالجعفری کا شعری سرمائے کا نہایت قمتی اور مکمل مجموعہ ہے۔اس مختصر تمہید و تعارف کے بعد قیصرالجفعری کی غزلوں کی تفہیم و تعبیر کا سلسلہ ان کی ایک غزل کے مطلع سے آگے بڑھاتے ہیں۔

میری غزلوں کی کتابیں کھول کر دیکھے گا کون؟
چاندنی پھوٹے گی کاغذ سے مگر دیکھے گا کون؟

قیصرالجعفری کا تعلق اردو شاعری کی اس روایت سے ہے جہاں سادگی، خلوص اور حقیقت نگاری کو اہمیت حاصل ہے۔ان کی شاعری میں ایک حساس دل اور بیدار ذہن کی جھلک واضح طور پر نظر آتی ہے۔قیصرالجعفری کی شاعری موضوعاتی تنوع اور اسلوبیاتی ندرت کی خوب صورت مثال ہے۔انھوں نے غزل کے دامن میں رومانیت کے لطیف رنگ اور فلسفیانہ افکار کو یکجا کر کے ایک ایسی شعری کائنات بنائی ہے جو بیک وقت کلاسیکی وقار اور عصری شعور کی حامل نظر آتی ہے۔بطور مثال شعری مجموعہ ''دشت بے تمنا'' کی غزلوں کے اشعار ملاحظہ ہوں:

گھروں کے نام نہیں ہیں ،نشاں تو باقی ہے
گلی میں راکھ،ہوا میں دھواں تو باقی ہے
ہمارے شہر میں آیا تو بادلوں کا عذاب
زمین ڈوب گئی ،آسماں تو باقی ہے

☆☆☆

ہر کسی کو مرے بارے میں غلو تھا شاید
جو مرا دوست نہ تھا وہ بھی عدو تھا شاید
میرے چہرے پہ خراشیں تو نہیں تھیں اتنی
دیکھنے والوں کی آنکھوں میں لہو تھا شاید

قیصرالجعفری کی شاعری میں جذبات کی سچی تصویرکشی بھی نظرآتی ہے۔انہوں نے اپنی غزلوں میں محبت کا جذبہ کونہایت پرلطف انداز میں بیان کیا ہے۔ان کی شاعری میں عشق ایک بنیادی موضوع ہے،مگر یہ محض رومانوی حدودتک محدودنہیں ہے بلکہ فکری اورروحانی بھی ہے۔قیصرالجعفری نے محبت،جدائی،وفا،بےوفائی اورانسانی رشتوں کی نزاکتوں کونہایت سچائی اورخلوص کے ساتھ اپنی شاعری میں پیش کیا ہے۔ان کے اشعار میں تخیل کی پرواز اورخوبصورت تشبیہات واستعارات ملتے ہیں،جوقاری کوایک الگ دنیا میں لے جاتے ہیں۔وہ معمولی بات کوبھی غیرمعمولی انداز میں پیش کرنے کا ہنر جانتے ہیں۔اس ضمن میں چنداشعار ملاحظہ ہوں۔

بے دردوں کے آگے شاعر کیا روئے کیا گائے
اپنے دل کے چھالے پھوڑے،اپناجی بہلائے
رستے رستے لاکر ہم نے گھر کے دیپ جلائے
دل سوزی کا یہ پھل پایا، دیوانے کہلائے

☆☆☆

بھلا دیا تھا مگر یاد آ گیا تو پھر
بکھر گئے مری تنہائیوں کے گیسو پھر
تمہارے بعد کسی کے لئے نہ تڑپے ہم
چلا نہ دل پہ کسی کی نظر کا جادو پھر

قیصرالجعفری کی شاعری روایت اورجدت کاحسین سنگم ہیں۔اوران کی غزلوں میں کلاسیکی رچاؤاورجدیداسلوب کا ایک ایسا حسین امتزاج ملتا ہے جوقاری کومتاثر کیے بغیرنہیں رہتا۔روایتی غزل میں ہجر و وصال کے موضوعات کو بہت برتا گیا ہے،لیکن قیصرالجعفری کے یہاں ان میں ایک نئی معنویت ملتی ہے،وہ جدائی کومحض دکھ نہیں بلکہ خود شناسی کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔انہوں نے غزل کی قدیم علامات (گل وبلبل،شمع و پروانہ) کو نئے معنی دیے۔ان کے یہاں روایت سے انحراف نہیں بلکہ روایت کی توسیع ملتی ہے۔اس ضمن میں اشعار ملاحظہ فرمائیں:

پُرکھوں سے جو ملا تھا وہ سب ختم ہوگیا
ہم پر غرورِ نام و نسب ختم ہوگیا

آنسو بہائیے نہ پتنگوں کی لاش پر!
سو جائیے فسانۂ شب ختم ہوگیا

قیصر اجعفری اپنے عہد کے مسائل سے بے خبر نہیں تھے۔ان کی غزلوں میں انسانی دُکھ درد، سماجی ناانصافی اور وقت کی بے رخی کا ذکر بڑے پر درد انداز میں ملتا ہے۔ وہ محض حسن وعشق کے شاعر نہیں بلکہ زندگی کی تلخ حقیقتوں کے نباض بھی تھے۔آپ نے اپنے عہد کی داستان کو اپنے کلام میں بڑی مہارت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ یوں تو ہر شاعر اپنے عہد کی داستان کو اپنے کلام میں جگہ دیتا ہے ۔مگر قیصر الجعفر ی نے اپنے منفرد انداز میں اپنے عہد کی حقیقتوں کو بڑی ہی حسنِ خوبی سے پیش کی ہے۔ وہ مطمحِ نظر کے وفادار نظر آتے ہیں۔ جو کچھ دیکھا اور جو کچھ محسوس کیا اسے زبان حال سے بیان کر دیا۔اس ضمن میں آپ کی ایک غزل کے چند اشعار پیش خدمت ہیں:

آنے والے دور کے لوگو! ہم تو اپنی سی کر گزرے
دنیا تم کو سونپ چلے ہیں، تم جانو جو تم پر گزرے
حرفِ تسلی لکھتے جائیں دیواروں پر اپنے لہو سے
ہم جو قصہ جھیل رہے ہیں ممکن ہے کل گھر گھر گزرے
زخم بھرے تو برسوں بیتے، چبھتے ہیں احساس میں اب تک
آنکھوں میں جو بیٹھ گئے ہیں ایسے بھی کچھ منظر گزرے

قیصر الجعفر ی کی شاعری کی سب سے نمایاں خوبی ان کا دھیما اور سنجیدہ لہجہ ہے۔ سادہ ،شستہ اور رواں زبان ہے۔ وہ بلند آہنگی کے بجائے نرمی اور لطافت سے اپنی بات کہنے کے قائل ہیں۔ان کے اشعار میں ایک قسم کی دردمندی اور کسک پائی جاتی ہے جو براہِ راست دل پر اثر کرتی ہے۔آپ نے نہایت سادہ مگر پر اثر زبان استعمال کی ہے ۔ان کے یہاں تراکیب کی چستی اور استعاروں کا برمحل استعمال کلام میں حسن پیدا کرتا ہے۔ وہ چھوٹی بحروں میں بڑی اور گہری بات کہنے کا فن بھی جانتے ہیں۔ وہ مشکل الفاظ اور پیچیدہ تراکیب سے گریز کرتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کا کلام عام قاری کے لیے بھی قابلِ فہم ہوتا ہے۔اس ضمن میں آپ کی اہل غزل کے چند اشعار ملاحظہ ہو۔

کسی چٹان سے ٹکراؤں ،مرنے والا نہیں
میں اپنے خوابوں سے پہلے بکھرنے والا نہیں
میں آبسا کہیں گونگوں کے شہر میں شاید
ترس گیا ہوں کوئی بات کرنے والا نہیں
جو روشنی کی ہے خواہش تو خود جلو قیصر!
چراغ لے کے فرشتہ اترنے والا نہیں

مختصراً یہ کہ قصیرالجعفر ی کی غزلیہ شاعری اُردو ادب کا ایک قیمتی سرمایہ ہے۔انہوں نے غزل کو ایک نیا وقار اور نئی وسعت عطا کی ہے۔
قصیرالجعفر ی کی غزلیہ شاعری سادگی، گہرائی اور اثر انگیز کا خوبصورت نمونہ ہے۔ان کی شاعری آج بھی قارین کے دلوں کو چھوتی ہے اور اردو غزل کی روایت کو زندہ رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ان کی شاعری نہ صرف جمالیاتی حسن رکھتی ہے بلکہ قاری کو سوچنے اور سمجھنے کا ذہن بھی عطا کرتی ہے۔انہوں نے غزل کو ایک نئی جہت عطا کی اور اپنے منفرد انداز سے اُردو شاعری کو مالا مال کیا ہے۔یقیناً ان کا فن آنے والے دور کے شعراء کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہوگا۔

حوالہ:

۱)رنگِ حنا۔ قیصرالجعفر ی۔
۲)نبوت کے چراغ۔ قیصرالجعفر ی۔
۳)سنگِ آشنا۔ قیصرالجعفر ی۔
۴)دشتِ بے تمنا۔ قیصرالجعفر ی۔
۵) چراغِ حرا۔ قیصرالجعفر ی۔
۶)مولسری کے پھول۔ قیصرالجعفر ی۔
۷) پتھر ہوا میں پھینکے (ہندی میں) قیصرالجعفر ی۔
۸)اگر دریا ملا ہوتا۔ قیصرالجعفر ی۔

☆☆☆☆

Md Suhail Manzoor Ahmed Fakir
Asst,Prof,Dept of Urdu
Chhatrapati Shivaji Raje Mahavidyalaya
Udgir,413517 TQ, Latur.Dist
Mobile No: 8421251422
Emai Id:fakirmohammedsuhail@gmail.com